رہبر صحت

پیغام صحت

صحت کے متعلق عالمانہ بحث

جسکو کارپردازان سنیاسی اوشدھالہ
گوجرانوالہ نے باہتمام مولوی عبدالحق صاحب مالک مطبع ایڈیٹر
رفاہ عام سٹیم پریس لاہور میں چھپوایا

قواعد سنیاسی اوشدھالیہ

(۱) ریلوے پارسل کی فرمایش دس فی صدی پیشگی آنے پر روانہ ہوگی یا بقدر محصول آنے پر ÷

(۲) تعمیل ہر فرمایش بذریعہ وی۔پی یا قیمت وصول ہونے پر روانہ کی جائیگی

(۳) جو صاحب فرمایشی نسخے تیار کرانا چاہیں تو چہارم قیمت پیشگی بھیجدیں ÷

(۴) محصول ہر حالت میں بذمہ خریدار رہیگا ÷

(۵) جو صاحب ریلوے اسٹیشن یا بذریعہ ڈاک مال منگوانا چاہیں اُن کو لازم ہے کہ اسٹیشن کا نام اور پورا پتہ معہ نام وغیرہ صاف اور خوشخط تحریر کریں کیونکہ عموماً ایسی حالتوں میں ہم کو بھی اور صاحب فرمایش کو مال کے پہنچنے میں دیر ہوتی ہے ÷

(۶) آٹھ آنے سے کم قیمت کی فرمایش بذریعہ وی۔پی نہیں روانہ ہوگی اس کے واسطے اول ٹکٹ آنے چاہیں ÷

(۷) جو صاحب ویلیو پے ایبل پارسل کا مال طلب کر کے لینے سے انکار کریں گے تو ان سے محصول ڈاک پارسل آمد و رفت یا ڈیمارج وغیرہ وصول کیا جائے گا ÷

(۸) تمام خط و کتابت مینجر سنیاسی اوشدھیالہ گوجرانوالہ متصل دفتر سردار نرائن سنگھ صاحب بی۔اے وکیل درجہ اول چیف کورٹ پنجاب گوجرانوالہ کے ہونی چاہیئے ÷

ذرا غور سے پڑھئے

ہمارے ملک میں "یونانی اور ویدک" علاج عرصہ دراز سے مقبول اور
[رائ]ج ہے ؎
ہماری طبیعتیں اس کی عادی ہو گئی ہیں۔ اس کی کامیابی کا بڑا
[بھ]اری بھید یہ ہے۔ کہ اس میں آب و ہوا۔ مزاج۔ عادت سب کا لحاظ ہے
[او]ر اس کا اعتبار ہندوستانیوں کے لئے گویا قدرتی علاج ہے ادویات
[کا ا]ستعمال اسقدر سادہ اور عمدہ طریقہ سے کیا جاتا ہے جو آہستہ آہستہ بغیر
[کس]ی قسم کے نقصان کے اثر پیدا کرتا ہے مستقل طور پر مرض کا قلع قمع ہو جاتا
[ہے]۔ یہی وجہ ہے کہ لاکھوں کروڑوں ہندوستانی اپنے تئیں ہندوستانی اطبا
[ک]ے حوالہ کر دیتے ہیں۔ اور سخت سے سخت مرض کی حالت میں بھی اُن کے
[دل] میں اندیشہ پیدا نہیں ہوتا ؎

لیکن دو سبب ہیں جن سے ہمارے ہندوستانی علاج کو باوجود خاص
[ا]ستدار اور بہت سی ذاتی خوبیوں کے روز بروز تنزل ہوتا جاتا ہے۔ ایک
[ی]ہ کہ اطباء کی تعلیمی حالت اس درجہ اعلیٰ اور کامل نہیں ہوتی جیسی گزشتہ
[ز]مانہ کے طبیبوں کی ہوتی تھی۔ اکثر لوگ بغیر اس کے کہ باقاعدہ تعلیم کی
[ت]کلیف اٹھائیں۔ خواہ مخواہ کے طبیب بن بیٹھتے ہیں۔ بعض لوگ پڑھتے
[پ]ڑھاتے ہیں مگر طرز تعلیم کی خرابی سے کمال تک نہیں پہنچتے۔ دوسرا سبب
[ی]ہ ہے کہ دیسی دوائیں اور جڑی بوٹی اصلی اور عمدہ دستیاب نہیں ہوتیں
[ی]ہ ایسی خرابی ہے جس نے یونانی اور ویدک علاج کو بے انتہا نقصان پہنچایا
[ہ]ے اور لوگ اس کی طرف سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ چونکہ خاص ہندوستانی
[م]لک کے فایدہ کے لئے ہم نے اپنے سنیاسی اوشدھالیہ کے کارخانہ میں
[ہ]ر قسم کی دیسی ادویات اور جڑی بوٹی کا اعلیٰ درجہ کا ذخیرہ جمع کر رکھا ہے
[ج]س میں نہایت عمدہ اور تازی ادویات جمع رہتی ہیں۔ جو ادویات یا بوٹی
[پ]رانی ہو جاتی ہے اس کو باہر پھینک دیا جاتا ہے اور اپنی خاص زیر نگرانی

میں ہر قسم کی ادویات وغیرہ تیار کرائی جاتی ہیں۔ اور ہر وقت تیار رہتی ہیں۔
بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دوسرے دواخانے سنیاسی اوشدھالیہ کی قیمتوں پر
کچھ کم قیمت پر دوائیں دیتے ہیں مگر یہ بالکل غلط خیال ہے ÷
آپکو یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ سنیاسی اوشدھالیہ موتی کی جگہ سیپ نہیں ڈال
سکتا۔ اس میں سچائی اور دیانتداری کو مقدم قرار دیا گیا ہے۔ اور ہم دعوے کرتے
ہیں کہ ایسی اصلی دوائیں ان قیمتوں پر ہر جگہ نہیں مل سکتیں اور سنیاسی اوشدھالیہ
کی ادویات کا کوئی دوائی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ سنیاسی اوشدھالیہ میں سرعت
احتلام۔ جلق۔ جریان۔ اور نامردی وغیرہ اعضائے تناسل کی تمام بیماریوں
مرد عورت کا خاص توجہ سے علاج کیا جاتا ہے۔ بیماری کی کیفیت موصول ہونے پر
دوائی روانہ کی جاتی ہے۔ اس اوشدھالیہ کا یہ پہلا اصول ہے کہ کسی مریض
کا حال ظاہر نہیں کیا جاتا۔ کیفیت بیماری موصول ہونے پر مشورہ بھی دیا جاتا
ہے۔ کہ بیماری کا کیا حال ہے اور اب علاج کس طرح کرنا چاہئے۔ جو شخص
دوائی کا نام لکھکر منگوانی چاہیں اُن سے مشتہر شدہ قیمت لی جاتی ہے۔ ایسے شخصوں
کو کیفیت بیماری بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ اعضائے تناسل کی بیماریوں کا شرطیہ
علاج بھی کیا جاتا ہے جس کی فیس پچاس روپیہ سے یکصد روپیہ تک ہو سکتی ہے
اور فیصلہ شدہ فیس کا کچھ حصہ پیشگی روانہ کرنا پڑتا ہے۔ سنیاسی اوشدھالیہ نے
یہ اصولاً قرار دیا ہے کہ تھوڑے منافع پر قناعت کی جائے تاکہ دیسی دوائیں
کثرت سے پھیلیں اور لوگوں کو فایدہ پہنچے۔ سنیاسی اوشدھالیہ نے اپنی کامیابی
کا ذریعہ گرانی کی جگہ واجبی نفع کو قرار دیا ہے۔ اسی میں اس کے مقصد پورے
ہوتے ہیں۔ اور کام کو ترقی دینے کے لئے بڑے پیمانہ پر اہتمام کیا گیا ہے۔
بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں سارے ہندوستان میں ایجنٹوں کی ضرورت
ہے۔ جو صاحب عمدہ معاش اور اس کے ساتھ ملک کی خدمت میں جو سنیاسی
اوشدھالیہ کر رہا ہے حصہ لینا چاہیں۔ مینجر سے خط و کتابت کریں ÷

مینجر سنیاسی اوشدھالیہ گوجرانوالہ پنجاب

انسانی جسم کی بناوٹ

پہلے زمانے کے لوگ مانتے تھے کہ دنیا میں صرف چار ہی عنصر ہیں۔ مٹی پانی۔ ہوا۔ اور آگ لیکن آج کل کی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ عناصر کی تعداد ۹۲ کے قریب ہے۔ ان میں کچھ دھاتیں اور کچھ ہوائیں ہیں۔ تمام دنیا ان ہی کے جوڑ توڑ سے بنی ہوئی ہے۔ کسی چیز میں عناصر کی تعداد زیادہ ہے کسی میں کم۔ ہمارے جسم میں ۱۶ عناصر (تتّ) ہیں جن کے نام یہ ہیں:-
آکسیجن۔ ہائیڈروجن۔ کاربن۔ نائٹروجن۔ کلورین۔ فلورین۔ سلیکن گندھک۔ فاسفورس۔ کیلشیم۔ پوٹاشیم۔ سوڈیم۔ میگنیشیم۔ مینگنیز۔ لوہا۔ اور تانبا:۔
یہ عنصر کیمیائی ترکیب سے مل کر ہمارے جسم بنے ہوئے ہیں۔ کلورین ایک ہوا ہے۔ اور سوڈیم ایک دھات۔ جب یہ کیمیائی طور پر آپس میں ملتے ہیں تو سوڈیم کلورائیڈ بن جاتا ہے۔ یہی ہمارے کھانے کا نمک ہے۔ جو ہمارے خون میں ہمیشہ پایا جاتا ہے۔ اس طرح آکسیجن ہوا جب کیلشیم یا میگنیشیم دھاتوں کے ساتھ کیمیائی طور پر ملتی ہے۔ تو چند ایک چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں جنہیں ہم فاسفیٹس کہتے ہیں۔ یہ ہماری ہڈیوں۔ اور رگوں میں تمام پائی جاتی ہیں سلیکن عنصر ناخنوں اور بالوں میں عام ملتا ہے۔ اسی طرح دھاتوں اور ہواؤں کے آپس میں کیمیائی ملاپ سے معدنی نمک پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن سے ہمارا جسم بنا ہوا ہے:۔

انسانی جسم میں چار عنصر بہت زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ آکسیجن ہیڈروجن۔ کاربن اور نائٹروجن۔ آکسیجن اور ہیڈروجن کے کیمیائی ملاپ سے پانی بنتا ہے۔ جو انسانی جسم کا دو تہائی ہے آکسیجن اور کاربن کے ملاپ سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اور نائیٹروجن خون اور پٹھے بنانے کے کام آتی ہے۔ اگر جسم میں نائیٹروجن کی مقدار کم ہو جائے تو آدمی کمزور ہو جاتا ہے۔ اور کسی طرح کی طاقت اس میں نہیں رہتی انڈے کی زردی پنیر اور گوشت وغیرہ میں نائیٹروجن بہت مقدار میں پائی جاتی ہے:۔

یہ تمام اجزا غذا کے ذریعہ جسم میں داخل ہوتے ہیں - اگر غذا ایسی ہو کہ اس میں زندگی کو قایم رکھنے والے اجزا کی کمی ہو تو انسان بہت جلد کمزور ہو جاتا ہے بعض اجزا گوشت - ہڈی - ناخن اور بال وغیرہ کے بنانے میں کام آتے ہیں اور بعض خون وغیرہ کے پیدا کرنے میں - چونکہ خون ہی روح رواں اور جسم کی جان ہے - اس لئے اس کا ذکر ہم خاص طور پر کرتے ہیں +

خون اور اس کا کام

انسانی جسم میں خون ہی ایک ایسی چیز ہے - جو بقائے زندگی کا باعث ہے - اگر اس کی مقدار کم ہو جائے تو آدمی کمزور ہو جاتا ہے - اگر اس کا دورہ بند ہو جائے تو انسان اسی دم مر جاتا ہے - انسانی جسم میں جو تغیر اور تبدلات ہوتے رہتے ہیں - وہ خون کے باعث ہی ہوتے ہیں - خون ہی جوانی اور خون ہی لطف زندگانی ہے - جس میں اس کی مقدار کم ہے - وہ انسان ہی زندہ درگور ہے +

خون جب دورہ کرتا ہے تو رگوں کے ذریعہ جسم کے ہر ایک حصہ میں پہنچ جاتا ہے - اور تمام اعضا کو اُن کی ضروریات کے مطابق خوراک بہم پہنچاتا ہے - اس سے جسمانی حرارت قایم ہے اور اسی سے بلبوا (تھوک) صفرا اور پیشاب وغیرہ حاصل کئے جاتے ہیں - انسان میں خون کی مقدار چودہ سیر ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ خاص خاص بیماریوں میں خون کے اجزا میں بڑا فرق آ جاتا ہے +

اس پرورش کرنے والے مادہ میں دو چیزیں پائی جاتی ہیں - اول تو ایک مائع شئے - جس میں غائبرن - البیومن - پوٹاشیم بمعہ فاسفورک ایسڈ اور دیگر چیزوں کے پورے طور پر حل ہوئے ہوئے ہوتے ہیں - دوسرے گول گول سے دانے جو اس مایع شئے میں تیرتے پھرتے ہیں ان کو کارپسلز کہتے ہیں - یہ دو قسم کے ہوتے ہیں - سرخ اور سفید - سرخ ذرات کی تعداد سفید ذرات کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے مردوں میں سرخ ذرات ۱/۳۲۰۰ سے ۱/۲۸۰۰ انچ تک ہوتے ہیں اور اُن کو پہلے پہل لوان ہوگ اور ملیغی نے دریافت کیا تھا ان ہی پر خون کی رنگت کا دارومدار ہے - انسانوں میں یہ سرخ ہوتے ہیں کیڑوں مکوڑوں میں سفید پانی جیسے بعض جانداروں میں نیلگوں سفید اور بعد

ہیں زرد رنگے +

خون کی کیمیائی بناوٹ ہیں۔ البیومن۔ فائبرن۔ ہیمے ٹین۔ یعنی رنگیں مادہ اور چند ایک تیزاب چند ایک چیزوں کے ساتھ ملے ہوتے ہیں (تیل چربی۔ دودھ۔ فاسفورس۔ گندھک اور نمک کے تیزاب۔ سوڈا۔ پوٹاش۔ امونیا چونہ۔ مگنیشیا اور فاسفورس ہیں چربی کی تھوڑی سی مقدار کے ساتھ) خون میں آکسیجن۔ نائیٹروجن اور کاربونک ایسڈ ہوائیں بھی ہوتی ہیں۔ یہ بتایا ہی جاچکا ہے کہ خون میں دو چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک مایع شے اور دوسرے گول گول دانے جو اس مایع شے میں تیرتے رہتے ہیں۔ یہی گول گول دانے خون کا اصلی جوہر ہیں آؤ ہم ان گول گول دانوں کی کیمیائی ترکیب کو دیکھیں +

اگر ایک ہزار حصہ گول گول دانے ہوں تو اُن میں مفصلہ ذیل نسبت سے یہ یہ چیزیں پائی جائیں گی +

پانی	۶۸۸	حصہ
ٹھوس چیزیں		
ہیمے ٹین مع فولاد	۱۶٫۷۵	״
باریک جھلی	۲۸۲٫۲۲	״
جو رکشیدہ مادہ	۲٫۶۰	״
چربی	۲٫۳۱	״
کلورین	۱٫۶۸۶	״
تیزاب گندھک	۰٫۰۶۶	״
تیزاب فاسفورس	۱٫۱۳۴	״
پوٹاشیم	۳٫۳۲۸	״
سوڈیم	۱٫۰۵۲	״
آکسیجن	۰٫۶۶۷	״
چونہ کا فاسفیٹ	۰٫۱۴۴	״
میگنیشیا کا فاسفیٹ	۰٫۰۷۳	״
کل	۱۰۰۰	״

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگر پانی اور باریک جھلی کو نکال دیا جائے تو رنگین مادہ کی مقدار باقی تمام چیزوں سے زیادہ ہے۔ باقی چیزیں کل ۱۴۳ ہوتی ہیں۔ تو رنگین مادہ ۱۲۶ ہے۔ لیکن رنگین مادہ کیا شے ہے۔ مختصر بات یہ ہے کہ اس کا جزو اعظم فولاد ہے ٭

اوپر جو کچھ بتایا گیا ہے یہ شمٹ۔ لیح مین۔ اور ملر جیسے مشہور سائنس دانوں کی سالہا سال کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔ اب ہم لیبک کی تحقیقات کا اختصار بھی یہاں درج کرتے ہیں ٭

اس شہرۂ آفاق سائنس دان نے دریافت کیا ہے کہ خون میں اسی حصہ پانی اور بیس حصہ ٹھوس چیزیں ہوتی ہیں۔ اگر اس ٹھوس مادہ کو جلا دیا جائے تو اسے ½ ۱ فیصدی راکھ رہ جاتی ہے۔ اس راکھ میں نصف تو سمندری نمک ۱/۱۰ کشتہ فولاد۔ اور باقی چونہ۔ میگنیشیا۔ پوٹاس۔ سوڈا فاسفورک ایسڈ اور کاربونک ایسڈ ہوتے ہیں ٭

مندرجہ بالا تحقیقاتوں کا آخری نتیجہ یہ ہے۔ کہ خون کا اصلی جوہر رنگین مادہ ہے۔ جسے ہم سرخ کارپسلز کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور اس رنگین مادہ میں صرف فولاد کی ہی آمیزش ہے۔ اس سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ انسانی جسم کے واسطے فولاد کی کتنی سخت ضرورت ہے ٭

فولاد کا خون پر اثر

بعض بعض بیماریوں میں خون بالکل سفید ہو جاتا ہے۔ چہرہ پر رونق نام کو نہیں رہتی سرخی کی بجائے رخسار سے زرد ہو جاتے ہیں۔ خون پتلا ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں جب خون کا امتحان کیا جاتا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ خون میں فولاد کی مقدار بہت گھٹ گئی ہے۔ جب تک خون میں فولاد کی کافی مقدار رہتی ہے۔ تو خون سرخ رہتا ہے۔ لیکن جب فولاد گھٹ جاتا ہے تو خون پتلا اور سفید ہوتا جاتا ہے اور انسان پر ہزاروں عارضے ٹوٹ پڑتے ہیں۔

پہلی بیماری جو ایسی حالت سے پیدا ہوتی ہے ضعف جگر ہے۔ اس کو پنجابی میں تقبس کہتے ہیں۔ چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ ذرہ بھر چلنے سے دم پھول جاتا ہے۔

زینہ پہ سے چھت پر گئے۔ تو منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے ہی دم ٹوٹ گیا۔ ذرا۔ پھر دوڑ لگائی اور ٹانگوں نے جواب دیدیا۔ محنت مشقت کا کام ہو نہیں سکتا ہاضمہ غذا ہضم نہیں ہوتی۔ اور کچی کی کچی براہ پاخانہ خارج کردی جاتی ہے ؛

گردوں پر یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ خون سے پیشاب کو علیحدہ نہیں کر سکتے۔ پیشاب رنگیں اور زیادہ مقدار میں آنے لگ جاتا ہے۔ آخر کو ہوتے ہوتے البیومن بھی خارج ہونے لگ جاتی ہے۔ پیشاب سفید ہو جاتا ہے۔ گھڑی گھڑی پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ اور آخر کو ذیابیطس کا خطرناک عارضہ آ گھیرتا ہے ؛

معدہ کمزور ہوتا جاتا ہے۔ غذا ہضم نہیں ہوتی اور معدہ میں پڑی سڑتی رہتی ہے۔ کھٹی ڈکاریں زندگی سے تنگ کر دیتی ہیں۔ گندے بخارات اٹھ اٹھ کر دماغ کی طرف جاتے اور درد سر پیدا کر دیتے ہیں۔ آنکھوں کی چمک جاتی رہتی ہے دل کمزور ہو جاتا ہے۔ نبض دھیمی چلتی ہے۔ ذرا تیز چلنے سے سر میں ٹھک ٹھک کی آواز سنائی دینے لگ جاتی ہے۔ جیسے کوئی کھوپری کو ہتھوڑے سے ٹھونک رہا ہے۔ جسم بالکل کمزور ہو جاتا ہے۔ اور مریض دنیا سے بیزار ہو جاتا ہے ؛

اگر آپ کسی شخص کو دیکھیں۔ جو سنبھل سنبھل کر چلتا۔ دھیما بولتا۔ زرد رو اور ہانپ ہانپ کر بات کرتا ہو تو جان لو کہ اس کے خون میں فولاد کی کمی ہے۔ اس کے خون کے سرخ ذروں کی مقدار بہت گھٹ گئی ہے اس کو بھس کا عارضہ ہے۔ تمام آدمی اسے کمزوری کے نام سے پکارتے ہیں۔ نوجوان لڑکیوں میں یہ بیماری عام ہوتی ہے ان کا چہرہ ایسا زرد ہو جاتا ہے جیسے کسی نے منہ پہ ہلدی ملدی ہوتی ہے وہ ایک فقرہ بھی دم لینے کے بغیر پورا نہیں کر سکتیں۔ ایک مکان سے دوسرے مکان تک جانا ان کے لئے موت کا سامنا ہوتا ہے۔ قدرت نے خون میں فولاد کی اتنی مقدار شامل کردی ہے کہ وہ کافی سرخ رہ سکے اسپر زندگی کا دارومدار ہے اسپر جسم کی طاقت کا انحصار ہے ؛

جہاں کہیں زرد چہرہ دیکھو۔ تو سمجھ لو کہ خون میں فولاد گھٹ گیا ہے۔ تندرست چہرہ سرخ ہوتا ہے۔ سرخ مانند سیب کے۔ بھلا ہلدی رنگا چہرہ

تندرستی کی علامت کس طرح ہو سکتا ہے۔ صرف زرد چہرہ ہی بتا دیتا ہے کہ غذا ہضم نہیں ہوتی۔ خون پتلا ہے۔ پیشاب زیادہ مقدار میں اترتا ہے۔ دماغ کمزور اور حافظہ خراب ہے۔ دل پر قابو نہیں اور چلنے میں دم چڑھ جاتا ہے۔ آؤ ہم بتائیں کہ اس نقص کو کس طرح رفع کرنا چاہئے۔

خون میں فولاد بڑھانے کا طریقہ

خون غذا کا جوہر ہے اور اس جوہر میں فولاد کو شامل کرنا ہے بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے فولاد کا کشتہ کر لیا جائے اور ازاں بعد الو بالوں سے اُس کو استعمال کیا جائے۔ عمدہ اور اعلیٰ طریقہ فولاد مارنے کا حسب ذیل ہے۔

خالص فولاد لیکر اس کو باریک ریتوا لو۔ لوہاروں کی دوکان سے خریدی ہوئی لوچوں کسی کام کی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس میں نصفا نصف ریت ملی ہوتی ہے جو کسی طرح بھی علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ ایک چھٹانک فولاد کا برادہ لیکر اُسے کسی مٹی کے برتن میں ڈالدو اور اُس کے ساتھ ایک چھٹانک ہلیلہ ایک چھٹانک بلیلہ ایک چھٹانک آنولہ اور ایک چھٹانک بڑی الائچی ہر چہار اشیاء کو باریک کر کے فولاد والے برتن میں ڈالدو۔ ازاں بعد اُس برتن کو جو ابھی ایک چوتھائی خالی ہوگا میوہ جامن کے رس سے بھردو چند دنوں کے بعد وہ رس تمام کا تمام خشک ہو جائیگا۔ اس وقت فولاد کو انگلی کے نیچے لے کر دیکھو اگر ملایم ملائی جیسا ہو گیا ہو تو بہتر ورنہ اگر انگلی کے نیچے رڑکے تو ایک دفعہ پھر رس میوہ جامن سے اُس برتن کو بھردو۔ اب کی دفعہ خشک ہونے پر فولاد مر گیا ہوگا اور رنگ مٹیالا ہوگا۔

اس تمام شئے کو ایک کڑاہی میں ڈال کر نیچے مدہم مدہم آگ جلاؤ اور کسی لوہے کی چیز سے فولاد کو ہلاتے رہو۔ کچھ عرصہ کے بعد ترپھلہ اور الائچی گرمی سے جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ اس وقت دوسرے آدمی کو چاہئے کہ پاس کھڑا ہو کر آہستہ آہستہ پنکھا ہلاتا جائے تاکہ وہ راکھ اُڑ کر کڑاہی سے باہر جا گرے۔ جب صرف فولاد ہی رہ جائے تو اس میں آدھا پاؤ پختہ گھی ڈالدے۔ گھی اسی وقت جذب ہو جائے گا آگ تیز کر دی جائے۔ اور فولاد کو ہلاتے رہنا چاہئے جبتک کہ اچھی طرح سے خشک نہ ہو جائے

جوں جوں عرصہ گزریگا فولاد سرخ ہوتا جائیگا۔ اور جس وقت گھی کو جذب کرکے پورا پورا خشک ہوجائیگا۔ اس وقت ٹھیک خون جیسا سرخ ہوجائیگا۔ کڑاہی کو آگ پر سے اتار کر فولاد کو ہلاتے رہو جب تک کہ وہ ٹھنڈا نہ ہوجائے۔ ازاں بعد ایک شیشی میں ڈال کر شیشی کو ایک ہفتہ تک زمین میں دبادو۔ ہفتہ کے بعد نکال کر استعمال میں لاؤ۔ اکسیر کا کام کریگا۔

استعمال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک رتی کشتہ فولاد کو ایک تولہ گلقند میں ملاکر خوب چباچبا کر کھاجاؤ۔ اور اوپر سے ایک چھٹانک گاڑھی لسی دہی کی پی جاؤ۔ آدھ گھنٹہ بعد تین چار تولہ مکھن کھاجاؤ یا آدھ سیر دودھ پی لو۔ سرد۔ ترش اور قابض اشیاء سے پرہیز رکھو۔ اور پھر دیکھو کہ پندرہ روز میں چہرہ مانند سیب کے ہوجاتا ہے یا نہیں۔

چند دن استعمال کرنے کے بعد جسم میں گرمی سی معلوم ہوگی۔ اور تھوڑی سی قبض کی بھی شکایت ہوگی۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ جسم میں طاقت آگئی ہے اسوقت جتنا کھایا جاسکے دودھ۔ مکھن کھاؤ۔ پیو۔ تمام کا تمام ہضم ہوجائیگا۔ اور گرمی یا قبض کی شکایت بھی نہیں رہیگی۔

یہی تو فولاد کا معجزہ ہے۔ کہ جو شخص ایک ماشہ بھر مکھن ہضم نہیں کرسکتا وہ چند دن فولاد کا استعمال کرنے کے بعد پاؤ پاؤ بھر مکھن ہضم کرجاتا ہے۔ تو ہفتہ میں رنگ سرخ ہوجاتا ہے۔ جسم میں طاقت آجاتی ہے۔ غذا ہضم ہونے لگ جاتی ہے پیشاب کا زیادہ مقدار میں اُترنا بند ہوجاتا ہے۔ اور مریض محسوس کرنے لگ جاتا ہے کہ ہاں دوائی نے اپنا اثر دکھلادیا ہے۔

اکسیر فولاد

بعض آدمی اتنے کمزور ہوتے ہیں۔ کہ وہ کشتہ فولاد کو ہضم نہیں کرسکتے کشتہ فولاد اُن کے معدہ میں ہی پڑا رہتا ہے اور وہ تحلیل نہیں ہوسکتا۔ جو اشخاص فولاد کا استعمال کریں اور ہفتہ دو ہفتہ تک اُن کو کوئی فایدہ معلوم نہ ہو تو وہ سمجھیں کہ فولاد تحلیل نہیں ہوتا۔ اور ویسے کا ویسا براہ پاخانہ خارج ہوجاتا ہے۔ یہی باعث ہے کہ لایق حکیم کشتہ فولاد کی بجائے محلول فولاد کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ محلول فولاد تیار کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ اوپر بتلائے

ہوئے کشتہ ایک تولہ کو ایک برتن گلی میں ڈال کر اس پر ہموزن ترپھلہ اور چھوٹی الائچی باریک کرکے ڈالدو۔ اور برتن کو جنگلی کھٹل بوٹی کے رس سے بھردو۔ یاد رہے کہ بوٹی جنگلی ہو۔ باغ کی بوٹی نہو جو کیدکے پیڑ کے پاس اکثر اُگ پڑتی ہے۔ ایک ہفتہ اس برتن کو پڑا رہنے دو۔ زاں بعد پھر نئے رس سے برتن کو بھر کر اچھی طرح سے ہلادو۔ تمام کا تمام کشتہ اس رس میں حل ہوجائیگا۔ اس رس کو قرع انبیق کے ذریعہ عرق نکال لو۔ ایک تولہ کشتہ سے نصف بوتل نکلے گی۔

یہ اکسیر فولاد ہے یہ معدہ میں جاتے ہی اپنا اثر دکھلاتی ہے۔ اور ایک قطرہ بھی ضایع نہیں جاتا۔ استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ پندرہ سے لیکر بیس بوند تک اس اکسیر کو دہی کی گاڑھی لسی میں ڈال کر پی جاؤ۔ اور بعد ازاں دو تین تولہ مکھن کھاؤ۔ اگر کچھ عرصہ کے بعد گرمی یا قبض معلوم ہو تو وہی علاج کرو جو پیچھے بتایا جاچکا ہے۔

پبلک کو مژدہ

چونکہ عام آدمی بوجہ ناواقفیت کے نہ تو کشتہ فولاد ہی تیار کر سکتے ہیں اور نہ ہی اکسیر فولاد بنا سکتے ہیں۔ اس لئے اُن کی سہولیت کے واسطے ہم نے یہ دونوں چیزیں بڑی محنت جانفشانی اور خرچ کثیر سے بہت زیادہ مقدار میں تیار کر چھوڑی ہیں۔ کشتہ فولاد ملایم مانند ملائی اور سرخ مانند خون کے ہے۔ اس کی چند خوراکیں ضعف جگر کے عارضہ کو بیخ وبنیاد سے اُکھاڑ کر پھینکتی ہیں۔ جن کے چہرے زرد ہوں۔ طاقت کا نام نہ ہو وہ ایک دو ہفتہ میں ہی دندناتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ آج تک ایسا نفیس اور عمدہ کشتہ شاید ہی کسی نے تیار کیا ہو۔ باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف عصہ فی تولہ

کمزور اصحاب کے واسطے اکسیر فولاد بھی تیار کی گئی ہے جو اپنی نفاست اور سریع التاثیری میں لاثانی ہے ادھر بیس بوند کی خوراک پی اور ادھر اثر ہوگیا معدہ سخت سے سخت غذا ہضم کرنے لگ جاتا ہے۔ بھوک کھل کر لگتی ہے۔ خون زیادہ مقدار میں اور صالح پیدا ہوتا ہے۔ دم کا پھولنا۔ پیشاب کا زیادہ آنا یکدم موقوف ہو جاتے ہیں۔ چہرہ بارونق ہو جاتا ہے اور کمزور جسم میں اتنی طاقت

آجاتی ہے کہ موسم سرما کی سردی بھی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ بوڑھوں کا عصا اور کمزوروں کا مسیحا ہے۔ جس نے ایک شیشی استعمال کی۔ ہمیشہ کے لئے شیدا ہوگیا اس کے مقابلہ میں ولائت کے محلول فولاد ہیچ ہیں اس میں نہ ہی کچھ جو ہر شامل کیا گیا ہے۔ کہ ذائقہ تلخ ہوگا۔ اور نہ ہی کونین ڈالی ہوئی ہے کہ پیاس نہ جائیگا۔ یہ خوش ذائقہ۔ خوشبودار اور سائنٹیفک طریقہ کا محلول فولاد ہے۔ جو چند خوراکوں میں ہی اپنا اثر دکھلا دیتا ہے۔ باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت فی شیشی دو روپے (عما) ہے۔ تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔ ملنے کا پتہ

منیجر سنیاسی اوشدھالیہ گوجرانوالہ پنجاب

جریان منی

منی کے بہنے کو جریان منی کہتے ہیں (جریان۔ بہنا) اس بیماری میں منی انسان کی مرضی کے بغیر گرتی رہتی ہے۔ اس کی کئی حالتیں ہیں۔ کبھی تو منی پیشاب کے ساتھ باہر نکل آتی ہے۔ اور کبھی پیشاب کے بعد دو چار قطرے گر پڑتے ہیں۔ اسی طرح کبھی پاخانہ کے وقت بھی منی خارج ہو جایا کرتی ہے۔ رات کو یا دن کو سوتے وقت بھی یہ جریان ہو جایا کرتا ہے۔ عام طور پر ان سب حالتوں کو ہم جریان منی کے نام سے پکار سکتے ہیں۔ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ جس انسان کو جریان منی کی مرض ہوتی ہے۔ اس کے دماغ اور پٹھوں کی طاقتیں کم و بیش تنزل پر ہوتی ہیں ؎

جب تک منی جماع کے قدرتی طریقے یا احتلام سے خارج نہ ہو جائے یہ قیمتی شے ایک طرح کے کیسوں میں پڑی رہتی ہے۔ اس کی قدر اس بات سے ہی نہیں کہ اس کے بغیر اولاد پیدا نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جوانی کے دنوں میں جو خاص خاص تبدیلیاں مردوں میں ہوتی ہیں وہ بھی اس کے بغیر نہیں ہو سکتیں۔ جس وقت یہ مادہ جمع ہونا شروع ہوتا ہے مرد کی آواز اور چہرہ میں نمایاں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ ڈاڑھی اگ آتی ہے اور اعضائے تناسل

بالوں سے ڈھک جاتے ہیں۔ تمام جسم توانا اور مردانہ معلوم ہونے لگتا ہے اور پٹھوں میں ایسی طاقت اور تندی آجاتی ہے جو کسی حالت میں بھی عورتوں میں نہیں آتی ؛

اگر کسی عضو سے تھوڑا تھوڑا خون متواتر بہتا رہے تو انسان کے تمام اعضائے رئیسہ کمزور ہوجاتے ہیں اور آخر کو انسان بیہوش ہو جاتا ہے۔ اگر منی کا روزانہ جریان رہے تو خیال کرنے کی بات ہے۔ کہ جسمانی طاقتوں کا کتنا نقصان ہوتا ہوگا۔ بعض سائنس دان کہتے ہیں کہ خون کے جریان کی نسبت منی کے جریان سے چالیس گنا زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ جریان منی سے پیدا شدہ کمزوری اور کمزوری سے بہت بڑھ کر ہے۔ کیونکہ منی کی بناوٹ میں دماغ کے بہت ضروری اور زیادہ حصوں کو کام کرنا پڑتا ہے۔ علم فزیالوجی نے ثابت کر دیا ہے کہ دماغ اور اعصاب کی بناوٹ میں فاسفورس بہت سی مقدار میں شامل ہوتا ہے اور چونکہ فاسفورس منی کا بھی ضروری اور قیمتی جزو ہے۔ اس لئے اس کے ضایع ہونے سے جو نقصان ہو سکتا ہے اس کی تفصیل ظاہر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اتنا کچھ جان کر بھی منی کے قیمتی اور ضروری شئے ہونے میں کون شک کر سکتا ہے۔ اور اس کے بے جا خارج ہونے سے جو برائیاں پیدا ہوتی ہیں اُن کو پہلے سے ہی جان نہیں سکتا۔ لیلی منڈ کا قول ہے کہ منی ہی زندگی ہے۔ اور ڈاکٹر براؤن لیکوارڈ لکھتا ہے کہ منی سے ایسی دوائی بنائی جا سکتی ہے جس سے انسان سینکڑوں برسوں تک زندہ رہ سکتا ہے۔ گو آخری بات کو ہم مان نہیں سکتے۔ لیکن اتنا تو ہم بھی کہیں گے کہ زندگی کا دارومدار تندرست منی کے پیدا کرنے کی طاقت رکھنے پر ہی ہے ؛

جریان منی کی ضروری نشانی منی کا خارج ہونا ہے۔ انسان کی مرضی یا اُس کی خبر تک نہونے کے بغیر یہ فعل ہو جایا کرتا ہے۔ اور اس میں نہ تو خیزش ہوتی ہے اور نہ ہی جماع کا سا لطف حاصل ہوتا ہے۔ منی کا خزانہ انسانی مرضی کے بجائے مثانے اور پاخانے کی نالی کے حکم کو زیادہ ماننے لگ جاتا ہے۔ جس وقت یہ سکڑتے ہیں اسی وقت خزانہ منی بھی سکڑ کر منی کو باہر نکال دیتا ہے ؛

اس بیماری کا آغاز اس طرح سے ہوتا ہے پہلے پہل خواب میں انسان جماع کرتا ہے۔ خیزش بھی ہوتی ہے۔ اور جماع کا لطف بھی اس کو حاصل ہوتا ہے لیکن منی کے خارج ہوتے ہی اس کی جاگ کھل جاتی ہے۔ اور منی کا خارج ہونا اس وقت اس کو معلوم ہوجاتا ہے۔ ہوتے ہوتے یہ حالت اتنی بگڑ جاتی ہے کہ خواب میں خیزش اور حظ تو ہوتے ہیں۔ لیکن جماع کرتے وقت ہی منی خارج ہوجاتی ہے۔ آہستہ آہستہ جماع کا لطف حاصل ہونا بند ہوجاتا ہے۔ اور اخیر کو خیزش بھی نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں مریض کو خبر تک نہیں ہوتی کہ منی کب خارج ہوئی ہے۔ اور نہ ہی اس کی آنکھ کھلتی ہے۔ بستر پر سے اٹھتے ہی اس کے جسم کے عضو ٹوٹتے معلوم ہوتے ہیں جس سے اس کو منی کے خارج ہوجانے کا شک ہوجاتا ہے۔ بدتر حالتوں میں جب تک اس کو کپڑا گیلا معلوم نہ ہو منی کے خارج ہونے کا کوئی پتہ نہیں ہوتا۔ منی کا خواب میں خارج ہونا احتلام کے نام سے پکارا جاتا ہے اور یہ جریان منی کی پہلی حالت ہے بڑھتے بڑھتے یہی حالت پھر دن کو ہوجاتی ہے۔ جہاں خوبصورت عورت کو دیکھا۔ اور دل میں برا خیال کیا اسی وقت خیزش ہوئی اور ذرا سی دیر میں منی خارج ہوجاتی ہے۔ جس دن قبض ہوئی۔ اور پاخانہ کے وقت ذرا سا زور لگایا منی کے دو چار قطرے زمین پر گر پڑے جب یہ مرض اور بھی بڑھ جاتا ہے تو منی پیشاب کے ساتھ ہی نکل آتی ہے۔ پہلے پیشاب کے بعد نکلتی ہے۔ پھر پیشاب سے پہلے۔ اس وقت تک منی کا نکلنا انسان کو معلوم ہوجاتا ہے کیونکہ اس کے نکلتے وقت پیشاب کی نالی میں خاص قسم کی حس محسوس ہوتی ہے۔ اور پیشاب میں منی کی پھٹکی صاف دکھائی دیتی ہے۔ جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے۔ اور علاج سے بے پروائی کی جاتی ہے منی پتلی ہوتی جاتی ہے اور آخر کو پانی جیسی ہوکر پیشاب کے ساتھ ہی نکل جاتی ہے۔ اور نکلتے وقت نالی میں کسی قسم کی حس محسوس نہیں ہوتی یہ جریان کی آخری حالت ہے۔ اس سے آخر کو لاعلاج نامردی ہوجاتی ہے ✦

بعض آدمی جن کو رات کو احتلام ہوتا تھا اس کے یک لخت بند ہوجانے سے بڑے خوش ہوتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی مطالعہ یا کوئی دماغی کام نہ کرسکنے سے حیران ہوتے ہیں۔ کہ یہ حالت کیوں ہے؟ اصل باعث یہ ہوتا ہے۔ کہ پہلے تو منی کبھی کبھی

خارج نہ ہوتی تھی۔ لیکن اب ہر وقت خارج ہوتی رہتی ہے۔ جتنی دفعہ پیشاب کیا اتنی دفعہ ہی منی خارج ہوگئی۔

یہ بات آسانی سے سمجھائی جا سکتی ہے کہ منی انسانی منیوں سے نکل کر نالیوں میں سے ہوتی ہوئی پیشاب کی نال میں آگرتی ہے۔ منی کی نالیاں جب تندرست حالت میں ہوتی ہیں تو ان میں منی کو روک رکھنے کی کافی طاقت ہوتی ہے۔ لیکن جب کسی برائی سے یہ کمزور ہو جاتی ہیں تو منی ذراسی اکساوٹ سے پیشاب کی نالی میں آگرتی ہے چونکہ مثانہ کا منہ ان نالیوں کے پاس ہی ہے اس لئے جب پیشاب مثانہ سے نکل کر باہر کو آتا ہے۔ تو اس ذراسی حرکت سے متحرک منی اپنی نالیوں سے ہوتی ہوئی پیشاب کی نالی میں آگرتی ہے۔ اور پیشاب کے ساتھ ہی باہر نکل جاتی ہے۔ مریض کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ منی خارج ہو رہی ہے۔ وہ اپنے آپ کو تندرست سمجھکر علاج سے اس وقت تک بے پرواہ رہتا ہے۔ جب تک کہ مرض نمایاں ترقی کر کے خطرناک حالت اختیار نہیں کر لیتی۔

جریان کا مریض جب عورت کے پاس جاتا ہے تو اسی وقت انزال ہو جاتا ہے۔ خواب میں منی کا خارج ہونا برابر جاری رہتا ہے۔ دن کو پاخانہ یا پیشاب کے ساتھ منی گر جاتی ہے۔ قضیب کی خیزش آہستہ آہستہ زائل ہوتی جاتی ہے۔ اور اخیر کو یہ بات ناممکنات سے ہو جاتی ہے۔ مریض اپنی کمزوری کو جان کر بزدل۔ ڈرپوک اور لاپرواہ ہو جاتا ہے۔ اس کا دل تمام دن اس کے اپنے خیالوں میں ہی ڈوبا رہتا ہے اور وہ سودائی سا ہو جاتا ہے۔ جسم کے تمام کام ڈھیلے اور بے قاعدہ ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک عضو سست اور کمزور ہو جاتا ہے۔ منی بغیر خواہش۔ حظ یا خیزش کے بہتی رہتی ہے اور زیادہ جماع کرنے یا جلق مارنے سے بھی بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ ایسی پتلی منی میں منی کے کرم زندہ نہیں رہ سکتے۔ اور آخر کو ان کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔

اس مرض کے مریض کو اپنے مرض کی نشانیوں سے اور مرضوں کا دھوکا لگ جاتا ہے۔ جب وہ حکیم کے پاس جاتا ہے تو اس کی اکثر شکایت یہ ہوتی ہے۔ کہ ہاضمہ خراب ہے۔ جگر میں فتور ہے۔ سستی چھائی رہتی ہے۔ اور دماغ کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ وہ اصلی مرض کا علاج چھوڑ کر دوسرے مرضوں کا علاج کرتا رہتا ہے۔

اور اتنی مدت میں اصلی مرض ترقی کر کے بہت بڑھ جاتا ہے ❖

جریان کا مریض عام طور پر بہت کمزور اور دبلا معلوم ہوتا ہے۔ چہرہ خشک جھری دار۔ اور بدشکل سا۔ آنکھیں مدہم۔ دھنسی ہوئی اور ان کے گرد سیاہ حلقہ ہوتا ہے۔ اس کا ہاضمہ خراب اور پاخانہ بے قاعدہ ہوتا ہے۔ اور وہ طاقتور غذا ہضم نہیں کر سکتا۔ دائمی قبض اس کو ہمیشہ تنگ کرتی ہے۔ وہ جماع نہیں کر سکتا۔ کیونکہ عضو کی خیزش بہت کم یا بالکل ندارد ہوتی ہے۔ اور منی یا تو جفت ہوتے وقت ہی نکل جاتی ہے۔ یا بہت دیر کے بعد خارج ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے مرض کے خیالوں میں ہی غرق رہتا ہے۔ مزاج اس کا چڑچڑا اور تنگ ترش سا ہو جاتا ہے۔ وہ آدمیوں کے میل جول سے بھاگتا اور اداسی کا شکار رہتا ہے۔ اس کی آخری شکایت دماغی کمزوری کی ہوتی ہے۔ وہ اپنے خیالات کو ایک طرف کو لگا نہیں سکتا حافظہ جاتا رہتا ہے۔ کانوں میں ٹن ٹن کی سی آواز سنائی دیتی رہتی ہے۔ آنکھیں چندھیائی رہتی ہیں۔ کبھی کبھی دل ڈوب جاتا ہے۔ اور دھڑکا اتنا بڑھ جاتا ہے کہ ذرا سی سخت آواز سے دل جگہ سے ہل جاتا ہے۔ سر بھارا بھارا رہتا ہے۔ اور دائمی سر درد اس کا کبھی پیچھا نہیں چھوڑتی ❖

اس مرض کی علامتیں بہت مختلف۔ بہت زیادہ اور مختلف حالتوں میں مختلف ہوتی ہیں۔ عام علامتوں کے بارہ میں یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان علامتوں میں سے بہت سی علامتیں معمولی بیماریوں میں بھی ظاہر ہوا کرتی ہیں ایسی علامتوں اور جریان منی کی پیدا شدہ علامتوں میں یہ فرق ہے کہ معمولی حالت میں تو وہ علاج کرنے سے رک جائیں گی۔ لیکن جریان منی کی حالت میں رکنے کی بجائے بڑھتی ہی جائینگی۔ یہ اصول کئی مثالوں سے سمجھایا جا سکتا ہے۔ لیکن فی الحال ایک ہی کافی معلوم ہوتی ہے معمولی حالتوں میں خوراک کی بد پرہیزی سے پیدا شدہ بد ہضمی ہلکے سے جلاب۔ کسی ٹانک دوائی۔ یا کسی اور مشہور طریقے سے دور کی جا سکتی ہے۔ لیکن جریان منی سے پیدا شدہ بد ہضمی ان ادویات سے ہرگز دور نہیں ہوگی۔ بلکہ دن بدن بڑھتی ہی جائیگی۔ جب تک کہ اس کے اصل باعث جریان منی کا علاج نہ کیا جائیگا۔ اور یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ انسانی

جسم کا کوئی ایسا عضو نہیں جو منی کے متواتر خارج ہوتے رہنے سے اپنا کام چھوڑ کر ناکارہ نہیں ہو جاتا ❊

نو کل علامتیں

رات کو منی کا خارج ہونا ہے اور ہم اس اصول کی طرف اپنے ناظرین کی خاص توجہ دلاتے ہیں کہ خواب میں منی کا خارج ہونا کمی باہ کی پکی نشانی اور نامردی کا پیش خیمہ ہے مہینہ بھر میں ایک دفعہ سے زیادہ بار خواب میں منی کا خارج ہونا کسی نہ کسی صورت میں بیماری کی جڑ پکڑنے کی علامت ہے۔ بعض دفعہ اس سے بھی کم دفعہ منی کا خارج ہونا۔ فرق آجانے کی نشانی ہے۔ اور ویدک کی رو سے کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ تندرست آدمی کی منی سوائے جماع کے وقت کے کسی حالت میں خارج ہو سکے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک قطرہ منی میں کئی زندہ کرم ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک کرم موافق حالتوں میں ایک بچہ پیدا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ دن کو منی کا خارج ہونا رپاخانہ کے وقت یا پیشاب کے بعد) یہ ذرا ٹیڑھی کھیر ہے۔ بہت ہی حالتوں میں مریض کو مرض کا شک تک نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ خطرناک شکل اختیار نہیں کر لیتی۔ کیونکہ منی کے خارج ہونے کا اُس کو کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ رات کو منی کا خارج ہو جانا تو بند ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ دن کو زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگ جاتی ہے۔ اور مریض اس وقت حکیم کے پاس جاتا ہے جب بیماری خاطر خواہ ترقی کر چکی ہوتی ہے۔ بہت سے آدمی بغیر جاننے کے ہی اس مرض میں مبتلا پائے جاتے ہیں۔ بیماری ایسی آہستہ آہستہ اُن پر قابو ہو جاتی ہے کہ اُن کو خبر تک نہیں ہوتی کہ ہم سخت بیمار ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری صحت تو ٹھیک ہے۔ صرف ذرا ذرا درد سر کی شکایت ہے۔ اس بات کو سمجھانے کے واسطے ہم ایک مریض کا حال لکھتے ہیں ❊

ایک ستائیس سالہ نوجوان نے اپنی تکلیف کا اس طرح اظہار کیا۔ کہ کتاب کے گرنے سے میں چونک پڑتا ہوں۔ پاس سے گاڑی گزر جائے۔ تو اس کے شور سے مجھے درد سر ہونے لگ جاتا ہے۔ ذرا سی بات سے میں تنگ ترش ہوتا

جاتا ہوں۔ صحت بالکل ٹھیک ہے۔ بھوک بہت لگتی ہے۔ اور معدہ ہر وقت خوراک مانگتا رہتا ہے +

یہ بڑی خطرناک علامت تھی۔ کیونکہ جسم میں سے قیمتی مادہ کے خارج ہونے سے جو کمی واقع ہو رہی تھی اس کو پورا کرنے کے واسطے جسم سخت جدوجہد کرتا اور معدہ کو خون پیدا کرنے کا مصالحہ بہم پہنچانے کے واسطے ہر وقت تنگ کرتا تھا تحقیق کرنے پر پتہ چل گیا کہ اُس کو جریان منی کی مرض ہے۔ لیکن اس کو اس بات کی اطلاع نہیں دی گئی۔ جب اس نے علاج سے بے پروائی کی۔ اور آہستہ آہستہ مرض بڑھتا گیا تو اس کا جسم اس قدر کمزور ہو گیا کہ ملیریا بخار کے ایک ہی حملہ سے وہ قریب المرگ ہو گیا۔ ڈاکٹر بخار کا علاج کرتے تھے لیکن اصلی باعث کا ان کو خیال تک نہیں تھا۔ اس لئے حالت بگڑتی ہی گئی۔ آخر جب جریان کا علاج کیا گیا تو اس کو صحت ہو گئی +

علاج

ہر ایک آدمی دعوے سے کہتا ہے۔ کہ میری دوائی جریان منی کے عارضہ کو بیخ و بنیاد سے اُکھاڑ پھینکتی ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اُن کو اس عارضہ کے طریقہ علاج کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ درست طریقہ علاج یہ ہے کہ منی کی تھیلیوں اور انزالی نالیوں کو اتنی تقویت دی جائے کہ وہ اپنا اپنا کام اچھی طرح سے کرنے لگ جائیں۔ پھر کمزور شدہ منی کے زیادہ اخراج کو روکا جائے۔ ازاں بعد خزانہ وغیرہ اور منی کی طاقتوں میں وہ نسبت قائم کر دی جائے۔ جو تندرست حالت میں پائی جاتی ہے۔ پھر اکساوٹ پیدا کرنے والے باعثوں کو دفع کیا جائے جن کے سبب یہ مرض شروع شروع میں پیدا ہوئی تھی۔ اس کے بعد عام صحت میں جو نقصان ہوا ہے۔ اس کو پورا کر دیا جائے۔ اور اخیر میں مریض میں اتنی طاقت پیدا کر دی جائے کہ وہ بگڑی ہوئی قوت متخیلہ سے پیدا ہونے والے اکساوٹ انگیز اثروں کو روک سکے۔ مختصر یہ کہ طریقہ علاج ایسا ہونا چاہئے جو اعضائے تناسل کو تو طاقت دے۔ لیکن ان میں غیر معمولی حس یا اکساوٹ پیدا نہ کرے ×

اسی اصول پر ہمنے جریان منی کی دوائی تیار کی ہیں۔ اسکے استعمال سے سولہ سولہ برس کا جریان منی کا عارضہ تھوڑے عرصہ میں ہی جاتا رہتا ہے۔ جسطرح رامچندر جی کا تیر خطا نہیں کرتا تھا۔ اسی طرح یہ دوائی بھی خطا کرنے کی نہیں۔ نسخہ یہ ہے:-

جب کیکر کا درخت پھوٹے اور پھلی بھی کچی ہی ہوں۔ یعنی پھلی میں نہ تو رس ہی پڑا ہو اور نہ ہی بیج۔ تو ایک من بچتہ ایسی پھلیاں توڑ کر کسی تیز چیز سے ایک ایک پھلی کے بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دو اور پھر ایک آہنی کڑاہی میں پانی ڈالکر اسمیں ان ٹکڑوں کو ڈالدو اور نیچے آگ روشن کر دو۔ آگ مدہم مدہم ہو۔ ورنہ اثر اُڑ جانے کا ڈر ہے۔ جب تم معلوم کر لو کہ پھلیوں کا تمام اثر پانی میں آگیا ہے تو پھلیوں کو مل نچوڑ کر باہر پھینک دو۔ اور پانی کو نتار کر باریک کپڑے میں چھان لو۔ ایسا کرنے سے پانی میں مٹی اور ریت نہیں رہیگی پھر کڑاہی کو خالص پانی سے صاف کر کے رس والا پانی میں ڈالدو۔ اور اس پانی کو نرم نرم آنچ سے خشک کرتے جاؤ۔ اگر دھوپ میں خشک کیا جائے تب تو کیا ہی کہنا ہے۔ خشک ہوتے ہوتے جب افیم کا سا مادا بن جائے۔ تب خیال رکھو کہ کسی طرف سے مادا جل نہ جائے یہاں پر تجربہ کار کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اناڑی آدمی سے یا تو مادا کچا ہی رہتا ہے یا جل جاتا ہے۔ اگر مادا کچا رہ جائے تو دوائی قبض کرنے لگ جائیگی۔ جو اس مرض میں ہرگز نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر مادے کو داغ لگ جائے تو کسی کام کا نہیں رہتا۔ اس لئے اس موقعہ پر عقل اور استقلال سے کام لینا چاہیئے۔ جب مادا پک جائے تو اس کے ہموزن بھو پھلی بوٹی کا سفوف جو پہلے سے ہی تیار ہو کڑاہی کو آگ پر سے اتار کر مادے میں ڈالدو۔ اور دونوں چیزوں کو پھرتی سے آپسمیں ملا دو۔ اگر کیکر کا موسم گزر گیا ہو تو بڑ کے پکے پتوں کا مادا مذکورہ بالا ترکیب سے نکال لینا چاہیئے۔ اگر یہ بھی دستیاب نہ ہوں تو پلاس کے پتے کا ہی سہی۔ لیکن خوب یاد رہے کہ مادا خواہ کسی درخت کا ہو۔ لیکن لیا اسوقت جائے جب اچھی طرح پک چکے ہوں کچی حالت کا مادا قبض کرنے سے مضر ثابت ہوتا ہے۔ جبتک اس دوائی کا استعمال رہے۔ دانہ بریاں۔ گڑ۔ گنا مٹھائی۔ ترش اور تلخ چیزیں۔ مرچ سیاہ و سرخ اور بینگن وغیرہ سے سخت پرہیز چاہیئے۔ جب منی کا بہنا بند ہو جائے تو مت سمجھو کہ مرض چلا گیا ہے دوائی متواتر کھاتے جاؤ۔ جتنے دن دوائی کھانے سے جریان بند ہوگا۔ اتنے دن جریان بند ہونیکے بعد دوائی کا اسی طرح اور اُن ہی پرہیزوں سے کھاتے رہنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے +

نوٹ۔ جریان کی دوائی ہم نے بڑی محنت سے تیار کی ہے۔ جو صاحب خود تیار نہ کر سکیں وہ ہم سے منگوا سکتے ہیں۔ [illegible] دوائی کا عارضہ شرطیہ دور ہو جائیگا۔

ملنے کا پتہ:- مینیجر سیفیاتی اوشدھیالیہ گوجرانوالہ پنجاب

ودیا سیکھنے کے لایق بن گیا ہے۔ ایک دن اس کا چہرہ اُترا ہوا دیکھا۔ یوگی کو شک ہوگیا۔ جب اصرار کیا تو چیلا مان گیا کہ آج نفس کے قابو آکر فلاں عورت سے رو سیاہی کی ہے یوگی نے کہا کہ اگر تو اس چیز کو قابو میں رکھتا تو یقین جان کہ تو ہوا میں اُڑنے کے قابل ہو جاتا۔ لیکن اس بے بہا چیز کے ضایع ہونے سے تیری تمام شکتی ضایع ہوگئی اور اب تو یوگ ودیا سیکھنے کے لایق نہیں رہا۔

ولایتی ڈاکٹروں کا قول ہے کہ خون کے چالیس قطروں سے ویرج کا ایک قطرہ تیار ہوتا ہے اور ویرج ہی جسم کی طاقت کا باعث ہے۔ پرانے زمانے میں پچیس برس تک لڑکے مجرد رہا کرتے تھے۔ اپنے ویرج کی ہر طرح سے حفاظت کیا کرتے تھے۔ اس باعث اُن کی اولاد طاقتور اور دلاور ہوا کرتی تھی۔ آجکل چھوٹی عمر میں شادی ہو جاتی ہے یا بُری صحبت سے لڑکا جلق کا عادی ہو جاتا ہے جوانی کا دن آتا ہی نہیں کہ نوجوان بوڑھا ہو جاتا ہے۔

آج کل کمزور اور دُبلے پتلے نوجوانوں کی تعداد اس لئے بڑھ رہی ہے کہ وہ ویرج کی حفاظت نہیں کرتے۔ جس کی آنکھ میں چمک نہ ہو چہرہ پر رونق نہ ہو سمجھ لو کہ ویرج کی حفاظت میں اس نے کوتاہی کی ہے۔ لایق طالب علم کا حافظہ ضایع ہو جاتا ہے۔ دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور ذرا سی محنت سے سر چکرا جاتا ہے وہی لڑکا جو ایک دن جماعت کے لڑکوں میں سے ہوشیار گنا جاتا تھا ویرج کی حفاظت نہ کرنے سے ایسا نالایق ہو جاتا ہے کہ روز کا معمولی سبق یاد کرنا اسے پہاڑ معلوم ہوتا ہے۔

منہ بولتی مورتیں

ہر ہفتہ درجنوں خط آتے ہیں جن میں جوانی کو ضایع کر چکنے کے بعد نوجوان اپنا حال زار سنایا کرتے ہیں۔ ایک لکھتا ہے کہ میں شروع شروع میں جلق کے نام تک سے ناواقف تھا۔ بُری صحبت نے اس فعل بد کا عادی بنا دیا۔ ایک سال برابر جلق مارا بعد میں میری شادی ہوگئی۔ نئی نئی جوانی کثرت جماع کا عادی ہو گیا۔ ایکدفعہ کسی کام پر جانا پڑا۔ تو گھوڑے کی سواری سے دل بے چین ہو گیا اُتر کر جلق لگایا۔ معلوم نہیں اس وقت سے کیا ہو گیا ہے کہ اُستادگی نام کو نہیں رہی کامل نامرد ہو گیا ہوں۔ ہزار علاج کئے لیکن فایدہ کچھ نہیں ہوا۔

دوسرا یوں گویا ہے کہ میں اپنی جماعت میں اول نمبر رہا کرتا تھا۔ ناولوں کا شوق ہوگیا پہلے پہلے تو نازو ادا کے کرشموں کا چنداں اثر نہ ہوتا تھا۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا میں بھی متاثر ہونے لگا۔ یہاں تک کہ بعض وقت ناول پڑھتے پڑھتے میری حالت بھی ناول کے ہیرو جیسی ہی ہو جایا کرتی ان ہی ایام میں میرے دوستوں نے مجھے ویرج ضایع کرنے کی عادت سکھلائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ میرا حافظہ بالکل کمزور ہوگیا ہے۔ جریان منی کا عارضہ پیچھا نہیں چھوڑتا اور دن بدن لاغر اور کمزور ہوتا جا رہا ہوں ÷

یہی بیان تیسرے چوتھے اور دیگر مریضوں کا ہے۔ شروع شروع میں نوجوانوں کو ان تباہ کن نتایج کی مطلق خبر نہیں ہوتی جو بعد میں اُن کو بھگتنے پڑتے ہیں ورنہ کسی حالت میں وہ اس بے بہا چیز کو ایسی بے پروائی سے ضایع کرنے کا حوصلہ نہ کرتے یہ بالکل درست ہے کہ جب تک ویرج رکھشا کا عام رواج نہیں ہو جائیگا تب تک ہندی بھائی بحیثیت قوم کے ترقی نہیں کر سکتے۔ نہ ہی یہ دلاور اور قد آور ہو سکیں گے۔ اور نہ ہی روحانی و دماغی ترقی کر سکیں گے۔ ہزاروں برائیاں جن کا آج سے پہلے نام و نشان بھی اس ملک میں موجود نہیں تھا۔ آج گھر گھر پائی جاتی ہیں۔ جب تک آج کل کی تہذیب کے نقصوں کو رفع نہیں کیا جائیگا ہندوستان کا ترقی کرنا امر محال ہے ÷

طلاء نادر کا مجرب نسخہ

یہ بتایا جا چکا ہے کہ جلق سے عضو کی جڑ پتلی اور اس کا قد چھوٹا ہوتا جاتا ہے۔ رگیں سست ہو جاتی ہیں اور اس میں استادگی کی طاقت نہیں رہتی۔ تندرست عضو میں کامل اور دیرپا استادگی تندی اور سختی کا ہونا ضروریات سے ہے۔ کیونکہ ان وصفوں کے بغیر جماع کا فعل اچھی طرح سے نہیں ہو سکتا۔ یونانی حکمت کی رو سے عضو کی استادگی تین چیزوں پر منحصر ہے:-

روح - ریح - اور خون جب یہ تینوں چیزیں عضو کے پٹھوں اور شریانوں میں آتی ہیں اس وقت عضو طول میں بڑھتا اور موٹا ہوتا ہے۔ عضو کی سختی خون پر اور بڑھنا موٹا ہونا ریح پر موقوف ہے۔ جب جلق مارنے کے باعث عضو کے پٹھوں میں ضعف آجاتا ہے تو روح - ریح اور خون کا دورہ موقوف ہو جاتا ہے اور عضو میں

استادگی کی طاقت نہیں رہتی +

عام آدمیوں کا خیال ہے کہ عضو کے پٹھوں میں پانی بھر جاتا ہے اس لئے وہ کھڑا نہیں ہو سکتا۔ حکما کے نزدیک ان سب خرابیوں کا باعث پٹھے کا کمزور ہونا ہے۔ کیونکہ بڑھنا اور پھولنا اور سخت ہونا پٹھے کی تندرست حالت پر منحصر ہے غرضیکہ تمام اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ عضو کی استادگی پٹھے کی طاقت پر موقوف ہے۔ پٹھے میں جتنی طاقت ہوگی۔ استادگی اتنی ہی کامل اور دیرپا ہوگی۔ اس لئے پہلے پٹھے کا علاج کرنا چاہیئے +

پٹھے کی کمزوری دور کرنے کے لئے مختلف قسم کے طلا۔ پٹیاں اور لیپ استعمال کئے جاتے ہیں۔ عام طور پر ان سب کا اصول پٹھے کا پانی خشک کر کے اس کو طاقت دینے کا ہوتا ہے۔ بعض طلا ایسے ہیں جو صرف پانی کو خارج کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو خشک کر کے پٹھے کو طاقت بھی دیتے ہیں۔ پانی خارج کرنے کے لئے بعض حکیم قضیب پر ذرا سا تیزاب لگا دیتے ہیں۔ جس سے چند گھنٹوں کے بعد جلد پر آبلہ پڑ جاتا ہے اور اس کو پھوڑ کر پانی خارج کر دیا جاتا ہے یہ طریقہ نازک مزاجوں کے واسطے تکلیف دہ ہے۔ آج کل مختلف اخباروں میں طلاؤں کے اتنے اشتہار ہوتے ہیں کہ سچ جھوٹ کا معلوم کرنا سخت مشکل ہو جاتا ہے۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ جس طلا میں سنکھیے کا جزو ہوگا وہی طلا کسی کام کا ہوگا۔ بغیر سنکھیے کے کوئی طلا ذرہ بھر فایدہ نہیں کر سکتا۔ ذیل میں ہم ایک طلا کا نسخہ درج کرتے ہیں جو سینکڑوں مریضوں پر برتا گیا ہے اور ہر ایک کو اس سے شفا حاصل ہوئی ہے :-

سنکھیا سفید کی ایک تولہ ڈلی لو۔ یہ سنکھیا پتھر کی طرح کا نہ ہو۔ کیونکہ اس قسم کا سنکھیا درکار نہیں ہے بلکہ ایسا موجود پایا ہے میں کچھ بھرا سا اور دودھ کی مانند سفید ہو اس ڈلی کو سات دن ڈنڈا تھوہر کے دودھ میں تر رکھو اور پھر اسطرح سات رات دن مدار یعنی آک کے دودھ میں اتنے عرصہ میں ڈلی کی یہ حالت ہو جائیگی کہ اگر تم اس میں اپنا ناخن چبھونا چاہو گے تو بخوبی چبھ جائے گا۔ اس ڈلی کو کپڑے سے صاف کر لو (پانی سے دھونا نہیں چاہیئے) اور ۵ تولہ گائے کے خالص گھی

میں پورے چالیس گھنٹے کھرل کرو۔ ایک خاص آدمی اس کام کے واسطے مقرر کرنا چاہئے جو ہر روز کم سے کم آٹھ گھنٹے کھرل کرتا رہے اتنے عرصہ میں دوائی کو گرد وغبار سے بچانا چاہئے۔ اور کھرل کرنے کے بعد اس پر موٹے کاغذ کا خول ڈال رکھنا چاہئے۔ اگر سردی کا موسم ہے تو گھی جم کر ٹکیا سی بن جائیگا۔ لیکن اگر گرمی کے دن ہیں تو گھی پانی سا رہیگا۔ ہر حالت میں گھی کو ایک کٹورے میں ڈال کر تیز دھوپ میں رکھو جس سے تمام گھی پگھل جائے۔ اب ہوشیاری سے گھی کو سنکھیا سے علیحدہ کر لو؀

آہستہ آہستہ گھی کو دوسرے کٹورہ میں نتارتے جاؤ۔ لیکن خیال رہے کہ اس گھی میں سنکھیئے کا ذرہ تک نہ آنے پائے۔ ورنہ ایسا گھی نصیب پر لگانے سے کوئی اور مصیبت کھڑی ہو جائیگی۔ گھی کو سنکھیئے سے علیحدہ کرنا ہوشیاری صفائی اور تجربہ کا کام ہے۔ اناڑی آدمی اس کام کو پہلی دفعہ اچھی طرح سے نہیں کر سکتا۔ جب سب گھی سنکھیئے سے علیحدہ کر لیا جائے تو سنکھیئے زمین میں گڑھا کھود کر دبا دو تاکہ کوئی جانور اسے کھا کر نہ مر جائے۔ پھر گھی کو چھوٹے کانٹے میں تول لو اور بحساب فی تولہ گھی مفصلہ ذیل اشیا اس میں شامل کرو؀

کیسر اور کستوری دو دو رتی۔ لونگ۔ جاوتری۔ جائفل۔ بیر بوٹی خشک خراطین اور سفید کنیر کی جڑ کی چھال۔ ہر ایک ایک ایک ماشہ۔ اگر آپ بیر بوٹی اور خشک خراطین کو ڈالنا پسند نہیں کرتے تو ان دونوں کی بجائے کنیر اور جاوتری کو ڈال دو۔ زعفران دو رتی کی بجائے ہم رتی ڈال لو ان سب اشیا کو ایسا باریک کرو کہ وہ کپڑے میں سے چھن سکیں۔ پھر ان سب کو گھی مذکورہ میں ملا کر برابر بارہ گھنٹے کھرل کرو تاکہ سب چیزیں یک جان ہو جائیں۔ اتنے عرصہ کے بعد طلا کو انگلی کی پشت پر لگا کر دیکھو۔ اگر گھی جذب ہو جانے کے بعد جلد پر کچھ باقی نہ رہے۔ تب سمجھو کہ طلا تیار ہے۔ لیکن اگر کچھ باقی رہ جائے تو جان لو کہ ابھی گھی کے ساتھ یک جان نہیں ہوئیں مطلب یہ ہے کہ یہ چیزیں اتنی باریک ہو جائیں کہ جلد کے مساموں میں داخل ہو سکیں۔ جب تیار ہو جائے تو اسے حفاظت سے ایک شیشی میں ڈاٹ لگا کر رکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ ایک بڑی قیمتی چیز ہے اس کے

استعمال کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے عضو کو اچھی طرح سے دھو ڈالو اور اگر ایسی ہی کوئی وجہ ہے کہ عضو کو دھونے کی فرصت یا موقع نہیں تو دھونا نہیں چاہئے۔ انگلی کے سرے پر تھوڑا سا لگا کر (کیونکہ زیادہ لگانے کی ضرورت نہیں) عضو کے اوپر کی طرف اچھی طرح سے مالش کرو۔ اور پھر ارنڈ۔ مدار یا پان کا پتا عضو پر لپیٹ کر اوپر سے ایک مضبوط پٹی باندھ دو۔ تاکہ نہ تو پتا ہی گرے اور نہ ہی طلا سے کپڑے خراب ہوں۔ اگر ارنڈ وغیرہ نہ مل سکے تو بھوج پتر ہی لپیٹ لینا چاہیے۔ اس طرح آٹھ پہر گزر جائیں تو عضو کو پھر ایک بار چپڑ و ر دھونے وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ اس طرح کرتے رہنے سے کسی کو دو دن کسی کو ہفتہ کسی کو دس بارہ دن میں قضیب پر سُرخ سرخ دانے پت کی مانند نکل آویں گے۔ اس دن طلا لگا کر پھر لگانا چھوڑ دو۔ اور گھی کو آگ پر سیاہ کر کے پھر اس گھی سے عضو کو چپڑا کرو جب تک سُرخ دانے معدوم نہ ہو جائیں۔

۔ ایک طلا عضو کے اوپر کی طرف ہی لگایا جایا کرتا ہے اگر غلطی سے نیچے کی طرف لگ جائے تو کبھی جلد اور خصیوں کی جلد گل جایا کرتی ہے۔ اسی طرح عضو کے اوپر کی طرف لگاتے وقت حشفہ کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور باقی عضو کو چپڑ دیا کرتے ہیں۔ کھولتے وقت عضو کو سرد ہوا نہ لگے اور جتنے دنوں تک طلا کا استعمال ہوتا رہے عضو کو سرد پانی تک چھونا نہیں چاہیے۔ ترش اور سرد اشیاء نہ کھاؤ اور ایسی چیزیں جن سے پیشاب زیادہ آوے یک دم ترک کر دو۔ دودھ اور دیگر گرم تر چیزوں کا جو طبیعت کو موافق آویں زیادہ استعمال رکھو۔ اور اتنے دنوں میں جلق اور جماع سے سخت پرہیز رکھو۔ یہ تمام ہدایتیں ہیں جو ہر ایک طلا کے بارے میں کی جا سکتی ہیں۔

یہ بات اچھی طرح سے یاد رکھنی چاہیئے کہ دنیا بھر میں ایسا کوئی طلا نہیں جو ہر قسم کی نامردی کو دور کر سکتا ہو۔ طلا سے صرف عضو کے پٹھے کی کمزوری ہی دور ہو سکتی ہے اور بس۔ یہ جو اشتہاروں میں بڑی ڈینگ ماری ہوتی ہے کہ ہمارے طلا سے ہر قسم کی نامردی دور ہو سکتی ہے یہ محض گپ ہے۔ اعضائے رئیسہ کی کمزوری جریان اور سوزاک وغیرہ سے بھی نامردی ہو سکتی ہے۔ بھلا بیچارہ طلا دل و دماغ

کوکدھر سے تقویت پہنچائیگا۔ اور اس قسم کی نامردی کس طرح سے جاتی رہے گی
سچ یہ ہے کہ طلاسے صرف پٹھا ہی درست ہوسکتا ہے۔ اور کچھ نہیں ؞
اس طلاسے استرخاء عضو میں کجی بھی رفع ہوجاتی ہے بشرطیکہ وہ کجی جلق
کے باعث سے ہو اگر وہ کجی سوزاک کے باعث سے ہے تو اس طلاسے کیا بلکہ کسی
طلاسے بھی جانے کی نہیں۔ یہ طلا ہزال یعنی عضو کے دبلا ہونے کو بھی مفید ہے۔
اگر کچھ کسر رہ جائے تو بھیڑ کا دودھ عضو پر ملکر اور زفت رومی باندھنے سے
یہ نقص جاتا رہتا ہے لیکن ایسا اتفاق کبھی نہیں ہوا کہ اس طلا کے استعمال
سے عضو کا ہزال باقی رہ جائے۔ عضو کا چھوٹا ہونا یا جڑ سے باریک ہونا یہ سب
نقص اس طلا کے استعمال سے جاتے رہتے ہیں۔ اگر کچھ کسر رہ جائے تو ہفتہ کا وقفہ
دیکر اس طلا کو پھر ایک بار استعمال کرنا چاہیئے۔ اس دفعہ سب نقص رفع ہو جائینگے ؞

اطلاع

چونکہ عام آدمی بازار سے سنکھیا خرید نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ چیز صرف لیسنسدار کو
ہی ملتی ہے۔ اور نہ ہی شہروں قصبوں کے شریف اصحاب اتنی سردردی کرسکتے
ہیں اس لیئے ان کی سہولیت کے واسطے ہم نے یہ طلا نادر بڑی محنت اور عمدہ عمدہ
اجزاء سے تیار کیا ہے جو اصحاب خود تیار کرنا نہ چاہیں وہ براہ راست ہم سے منگوا
سکتے ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۸؍۲)
آپ نے ہزاروں بازاری اور اشتہاری طلاء استعمال کیئے ہونگے لیکن طلاء
نادر کے استعمال سے آپ کو یقین ہو جائے گا کہ یہ طلا کیا اعلیٰ خوش رنگ خوشبودار
اور زود اثر ہے ایک دفعہ آزماؤ پھر اگر تمام عمر آپ اس کے ثناخوان نہ بن جائیں
تو ہمارا ذمہ ؞

تندرستی ہزار نعمت ہے ✤ بلکہ دنیا کی بادشاہت

گلشن صحت

طاقت جسمانی - بہار زندگی

مصنفہ

سردار نراین سنگھ صاحب بی اے وکیل
درجہ اول چیف کورٹ پنجاب گوجرانوالہ

جسمیں صحت کے متعلق عالمانہ بحث کی گئی ہے - اور ہوا
پاک و صاف پانی - غذا - دودھ - مکھن - گھی - ورزش
کے فواید - نیند - داتن - نہانا یا غسل کرنا ؛
پارچات پوشیدنی کے فواید - مکان کس طرح کے ہونے
چاہئیں - شراب و دیگر اشیاء تمباکو چرٹ - سگرٹ وغیرہ کے
نقصان ؛
برہم چریہ کے فواید - پڑھنے کے متعلق ہدایتیں وغیرہ
مدلل درج ہیں - کتاب کیا ہے کوزہ میں دریا ہے اتنی خوبیوں
کے ہونے پر قیمت ۶ ؍ ✤ مصنف صاحب سے مل سکتی ہے

حکمت سنیّاس

اس نام کا ایک ماہواری رسالہ گوجرانوالہ پنجاب سے
اکتوبر ۱۹۱۱ء سے جاری کیا جائیگا جس میں حکمت کے
متعلّق عمدہ عمدہ طبّی مضمون سنیّاسیوں کے ٹوٹکے عطائیوں
کے چٹکلے ہونگے۔ سنیّاسی وِدّیا (علم) کا پورا پورا
خزانہ ہوگا ہر ایک بیماری کی تشریح اور علاج پوری
پوری طرح سے درج ہوگا۔ بوٹیوں کی پہچان فوائد قسم
پیداوار کے مقام خلاصہ درج ہونگے۔ ہر ایک خریدار
کی بیماری کے متعلّق سوال و جواب مفت درج ہونگے
رسالہ کیا ہوگا گویا ایک حکمت کا خزانہ ہوگا

قیمت سالانہ ایکروپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک
جو ہر صورت میں پیشگی لیا جاویگا یا بذریعہ وی پی

مہتمم: مینیجر رسالہ حکمت سنیاس
متصل دفتر سردار نرائن سنگھ صاحب بی۔ اے
پلیڈر درجہ اوّل چیف کورٹ پنجاب گوجرانوالہ